



یہ دن اگر بڑے ہیں، تو اچھے بھی آئیں گے۔۔۔

فاروق خان مہانگی مصباحی



مولیٰ علی السید رح سیدین ہر

MAH & ALI PUBLICATIONS COMPANY

ہندوستان میں کھالوں کی قیمت بہت گھٹ گئی ہے۔

جس سے مدارس کو بہت خسارہ ہو رہا ہے۔

ساتھ ہی لوگوں کو بھی دشواریاں ہو رہی ہیں۔

کیوں کہ اب زیادہ تر مدارس کھال جمع نہیں کرتے۔

اور کریں بھی کیوں؟

انہیں منافع کی بجائے خسارہ جو ہو رہا ہے۔

جتنے روپے میں کھال فروخت ہوتی ہے،

اُس سے کہیں زیادہ گاڑیوں کے کرایے بھاڑے میں،

اور مزدوروں کی اجرت میں خرچ ہو جاتے ہیں۔

خیر!!!

اس سال جب ہم نے قربانی کی،

ایک تھیلے میں اوجھڑی،

اور دوسرے تھیلے میں کھال اٹھائے،

کوڑے دان کی طرف چل پڑے،

تھوڑی ہی دور میں کئی بار دھردھر دیے۔

60 سے 70 کلو بکرے کی یہ اوجھڑی،

اندازاً 9 سے 10 کلو کی رہی ہوگی۔

دورۃ الحدیث کے ہمارے ایک شاگرد ہیں،

شاہد قریشی،

اُن کے والد پیشے سے گوشت بیچنے والے ہیں،

شاہد بھی اپنے والد کا ہاتھ بٹاتے ہیں،

اُنھیں بھی ان چیزوں کی کافی نالچ (Knowledge) ہے۔

اُنھوں نے بتایا:

” 250 سے 300 کلو کا جو بڑا جانور ہوتا ہے،

عموماً اُس کی اوجھڑی 45 سے 50 کلو کی ہوتی ہے۔“

اونٹوں کے تعلق سے اُن کی معلومات زیادہ نہیں تھی۔

اس لیے ہم نے چیٹ جی پی ٹی (ChatGPT) کا سہارا لیا،

جس نے ہمیں بتایا:

” ایک بالغ اونٹ 300 سے 1000 کلو کا ہوتا ہے،

اور عرب اونٹ عام طور پر 300 سے 600 کلو کا ہوتا ہے،

جس کی اوجھڑی 50 سے 100 کلو کی ہوتی ہے۔“

ہم اوسطاً 75 کلو مان لیتے ہیں۔

75 کلو کا وزن اٹھانا،

اور اٹھا کر چلنا دشوار ہوتا ہے،

اور یہی بوجھ،

اگر کسی کے پیٹ پر رکھ دیا جائے،

تو وہ بہت مشکل سے اُسے ہٹانے کے بعد ہی اٹھ پائے گا۔
 اور یہی بوجھ اگر کسی سجدہ کرنے والے کی پیٹھ پر اچانک سے رکھ دیا جائے،
 تو پہلے تو اُس کے ہاتھ زمین سے ٹکرائیں گے۔
 ہو سکتا ہے اُس کا سینہ بھی زمین سے لگ جائے،
 اور وہ بڑی مشکل سے ہی اُسے ہٹا پائے،
 یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ لیٹ جائے،
 اور کسی کے آنے کا انتظار کرنے لگے،
 جو آکر وہ پتھر اُس کی پیٹھ سے ہٹائے۔

①

نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک مرتبہ ایسا ہی ہوا تھا،
 ہمارے نبی ﷺ سجدے میں تھے،
 اور عقبہ بن ابومعیط نے اونٹ کی اوجھڑی لا کر آپ کی پیٹھ پر رکھ دی تھی،
 بوجھ اتنا زیادہ تھا کہ آپ اٹھ نہیں پارہے تھے،
 دوسری طرف ابو جہل اور اس کے ساتھی قہقہے پر قہقہہ لگائے جا رہے تھے،
 حضور ابھی سجدے میں ہی تھے،
 اور مکہ والے تماشا شائی بنے سب کچھ دیکھ رہے تھے،
 کچھ دیر بعد آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آکر،
 اوجھڑی آپ کی پیٹھ سے ہٹائی تھی۔

مکہ والوں نے ایسا صرف ایک مرتبہ نہیں کیا تھا،
بلکہ وہ تو آئے دن نبی کریم ﷺ کو ستانے کا بہانہ تلاش ہی لیتے تھے۔

۲

ایک مرتبہ آپ حطیم میں نماز پڑھ رہے تھے،
یہی عقبہ بن ابومعیط آیا،
اور اپنا کپڑا نبی کریم ﷺ کی گردن میں ڈال کر،
آپ کا گلا گھونٹنے لگا۔
وہ تو اچھا ہوا،

حضرت ابوبکر دوڑتے ہوئے آئے،
اور اُسے ڈھکیل کر،

حضورِ اکرم ﷺ سے اُسے دور کیا،
اور اُسے ڈانٹا کہ

”کیا صرف اس وجہ سے ان کی جان لے لو گے،
کہ یہ ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں۔“

۳

یہ بازار ”ذی الحجاز“ ہے،

نبی کریم ﷺ دین کی تبلیغ کر رہے ہیں:
”لوگو! ایک خدا پر ایمان لے آؤ! فلاح پا جاؤ گے۔“

ایک خدا پر ایمان لانے ہی میں نجات ہے۔“
ایک آدمی حضور کے پیچھے پیچھے چلتا جاتا،
اور کہتا جاتا:

”ارے یہ جھوٹا ہے،

اس کی بات نہ سننا۔“

اُس نے اسی پر بس نہیں کیا،

حضور کو پتھر بھی مارے،

حضور کے قدم مبارک لہو لہان ہو گئے۔

یہ شخص آپ ہی کا چچا ابولہب تھا۔

اللہ اکبر

۴

وہی ”ذی الجاز“ کا بازار ہے،

نبی کریم ﷺ دین کی تبلیغ کر رہے ہیں:

”اللہ کی وحدانیت کا اقرار کرلو،

فلاح پا جاؤ گے۔“

ستانے کی باری، آج ابو جہل کی ہے،

وہ آپ ﷺ پر مٹی پھینکتا جاتا اور کہتا جاتا:

”لوگوں خبردار رہنا، یہ آدمی تم کو دھوکا نہ دے۔“

۵

یہ مکہ کا باشندہ ابولہب ہے۔
 اس کی عادت تھی کہ
 یہ تاک میں بیٹھا رہتا،
 جب نبی کریم ﷺ کے گھر کھانا پک کر تیار ہونے کو ہوتا،
 یہ دُور سے نشانہ لگا کر غلاظت،
 کھانے کی ہانڈی میں پھینک دیتا،
 اور چھپ جاتا،
 کھانا اور محنت دونوں ضائع ہو جاتے،
 رسول اللہ ﷺ گھر سے باہر آتے،
 ادھر ادھر دیکھتے،
 جب کوئی نظر نہ آتا،
 تو کچھ آواز بلند کر کے،
 بھرائی ہوئی آواز میں پوچھتے:
 ”کیا اپنے پڑوسیوں کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے؟“
 کیا یہی پڑوسیوں کا حق ہے؟“

۶

کبھی آپ سجدے میں ہوتے،

اور مکہ کے مشرک،
وہ غلاظت جو اونٹنی کے بچے پیدا ہونے کے وقت نکلتی ہے،
لا کر آپ کی پیٹھ پر ڈال دیتے۔

⑦

مکہ کے یہی ظالم،
ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کی داڑھی مبارک پکڑ کر،
اس زور سے اُسے کھینچا تھا کہ
اکثر بال اکھڑ گئے تھے۔

⑧

ایک مرتبہ،
رسول اللہ ﷺ مکہ کی گلیوں میں چل رہے تھے،
انھی ظالموں میں سے کسی نے،
زمین سے خاک اٹھائی،
اور آپ کے سر مبارک پر ڈال دی،
آپ اُسی طرح اپنے گھر پہنچے،
آپ کی ایک شہزادی دوڑ کر قریب آئیں،
وہ روتی جاتیں،
اور سر مبارک سے غبار صاف کرتی جاتیں،

نبی کریم فرماتے:
”بیٹی! روتی کیوں ہو؟“
اللہ تعالیٰ تمہارے باپ کی حفاظت کرے گا۔“

⑨

طائف والوں نے جو کچھ کیا،
اُس کے پیچھے کن کا ہاتھ تھا؟
اُنھی مکہ والوں کا۔

⑩

مکہ والے صرف جسمانی تکلیف دینے پر اکتفا نہ کرتے،
ذہنی ٹارچر (Torcher) بھی کرنے کی کوشش کرتے،
چنناں چودہ لوگ،
مکہ بھر میں،
اور آس پاس کے علاقوں میں،
یہ پروپیگنڈا پھیلا رکھے تھے کہ
محمد دیوانہ ہے،
مجنون ہے،
شاعر ہے،
ساحر اور جادوگر ہے،

کاہن،
کڈّاب اور جھوٹا ہے۔

۱۱

اُن لوگوں نے اسی پر بس نہ کیا،
نبی کریم کی دو صاحب زادیاں:
حضرت ام کلثوم اور حضرت رقیہ (رضی اللہ عنہما) کا رشتہ،
عتیبہ بن ابولہب اور عتبہ بن ابولہب سے ہوا تھا،
صرف نکاح ہوا تھا،
ابھی رخصتی نہیں ہوئی تھی۔
ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں سے انھیں طلاق دلوادیا،
یہ کوئی معمولی حادثہ نہیں تھا،
ابولہب نے ذہنی طور پر سنگین تکلیف دینے کی کوشش کی تھی،
کیوں کہ بیٹی کے طلاق کا معاملہ،
جس طرح آج اذیت کا سبب بن جاتا ہے،
اُسی طرح پہلے بھی تکلیف کا سبب ہوتا تھا،
اس واقعے سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم،
کس کرب میں مبتلا ہوئے ہوں گے،
اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔

جب حضور اکرم ﷺ ہر جگہ ثابت قدم رہے،
 تو آپ کے صحابہ اور متبعین کو پریشان کرنا شروع کر دیا،
 کہ جب پیروکار، ساتھ چھوڑ دیں گے،
 تو محمد (ﷺ) بھی اپنے ارادے سے باز آجائے گا۔
 چنانچہ مکہ والوں نے،
 صحابہ کرام کو انتہائی عبرت ناک سزائیں دینی شروع کر دیں،
 انھیں،
 تپتی ریت پر لٹا کر،
 اُن کے سینے پر پتھر رکھا گیا۔
 ہاتھ پاؤں میں رسی باندھ کر،
 انھیں گھسیٹا گیا۔
 آگ پر جلایا گیا۔
 چٹائی میں باندھ کر،
 نیچے سے دھونی دی گئی۔
 حتیٰ کہ کچھ کو بڑی بے دردی سے،
 شہید بھی کیا۔
 مگر صحابہ ڈٹے رہے۔

مکہ والوں نے،

پھر یہ خیال کر کے کہ

۔ متبیین نے ساتھ نہیں چھوڑا ہے تو کیا ہوا،

قبیلے والے زیادہ دنوں تک ساتھ نہیں دیں گے۔

بنی ہاشم کا سوشل بائیکاٹ کر دیا،

خرید و فروخت پر پابندی عائد کر دی،

بنی ہاشم بھوکے پیاسے رہتے،

مکہ میں انھیں کچھ نہ ملتا۔

اگر کوئی قافلہ،

مکہ کے باہر سے آتا،

تو مکہ والے اناج کی قیمت اتنی بڑھوا دیتے کہ خریدنا مشکل ہو جاتا،

تین سالہ یہ زمانہ بڑا سخت گزرا،

بنی ہاشم،

گھاس پوس،

درختوں کے پتے،

اور چمڑے کھا کر گزارا کرتے رہے۔

مگر اللہ حضور کا ساتھ نہ چھوڑا۔

۱۴

اب مکہ والوں نے اپنا آخری داو چلنا چاہا،
اور قتل کے درپہ ہو گئے،

اس گمان میں کہ

”اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی نہ رہے گا،

تو ہمارے معبودوں کو کوئی خطرہ نہ ہوگا۔“

چناں چہ

ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حالت سجدہ میں تھے،

اور ابو جہل بڑا سا پتھر لے کر،

سرچکنے کے ارادے سے پہنچ گیا،

اللہ تعالیٰ نے وہاں اپنے محبوب کی حفاظت فرمائی۔

۱۵

اگلی مرتبہ،

دارالندوہ میں قتل کی پوری پلاننگ کر لی گئی،

اور حضور کو نہ چاہتے ہوئے مدینہ ہجرت کرنی پڑی۔

ہواؤوں نے رخ بدلا۔۔۔

مدینہ منورہ پہنچنے کے بعد،

اسلام بڑی تیزی سے پھیلا،

وقت بدلا،

حالات بدلے،

حق کی جیت ہوئی،

کفر شکست کھا گیا،

مکہ فتح ہو گیا۔

نبی کریم ﷺ طواف کر کے،

خانہ کعبہ کے اندر،

بتوں کو توڑ رہے ہیں،

باہر وہی مکہ والے موجود ہیں،

ڈرے ڈرے سے،

سہمے سہمے سے۔

خوف زدہ ہیں کہ

آج مارے جائیں گے،

اُن کے کیے گئے ہر ایک ظلم کا آج بدلہ لیا جائے گا۔

بہت سے لوگ بھاگ کر گھروں میں چھپ گئے ہیں،

بہت سونے خانہ کعبہ کی پناہ لے رکھی ہے،

سب کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی ہیں،

ہر طرف سناٹا ہے،
مانو، شہر نے سانس روک لی ہو۔

اتنے میں،

نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے،
مکہ والوں سے مخاطب ہو کر،

پوچھا:

”تمہیں کیا لگتا ہے؟ کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں؟“

ڈری ڈری سی،

سہمی سہمی سی آواز میں،

وہ بولے:

”اَخْ كَرِيْمٌ وَابْنُ اَخٍ كَرِيْمٍ“

”آپ کریم بھائی اور کریم بھائی کے بیٹے ہیں۔“

یعنی:

”ہمیں معاف کر دیں۔“

بھیک میں،

”ہمیں ہماری زندگی دے دیں۔“

وہ سارے مظالم جو مکہ والوں نے کیے تھے،

آپ پڑھ چکے،

وہ اذیت سے بھرے سارے واقعات،
نبی کریم کے ذہن میں، ایک بار پھر گھوم گئے ہوں گے۔
کوئی اور ہوتا،
تو انتقام لیتا،
خون کی ندیاں بہاتا،
لاشوں کے انبار لگاتا،
مگر تھے تو نبی!!!
وہ بھی رحمۃ للعالمین۔
اُن کے مظالم،
اُنھی کی ہلاکت کا سبب بنتے،
اگر اُسی حال میں مارے جاتے،
تو جہنم، اُن کا مقدر بن جاتا۔
رحمۃ للعالمین کو یہ گوارا نہ ہوا۔
اِس لیے،
سب کچھ بھول گئے،
سارے مظالم،
ساری جھائیں،
یک لخت نظر انداز کر دیں۔

چہرے پر،
ہلکی سی تبسم ریز ہوئی،
لبوں نے جنبش کی،
فرمایا:

”لَا تَشْرِبْ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ إِذْ هَبُوا انْتُمْ الطَّلَاقَ.“

”آج تم پر کوئی الزام نہیں،

جاؤ! آج تم سب آزاد ہو۔“

اس واقعے سے،

پورا مکہ مسلمان ہو گیا۔

تاریخ انسانیت کا مطالعہ کر جائیے،

کسی انسان نے حلم و بردباری کی یہ مثال قائم نہیں کی،

جو رسول اللہ ﷺ نے کر کے دکھا دیا،

اتنی اذیتیں برداشت کرنے کے باوجود،

اس قدر عفو و درگزر،

خود ظالم حیرت زدہ تھے،

کہ کوئی اتنا رحم دل کیسے ہو سکتا ہے!!!

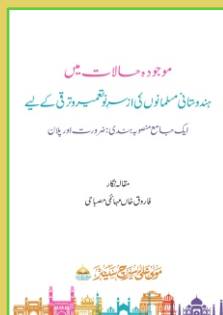
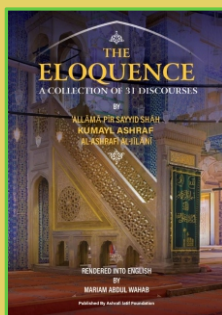
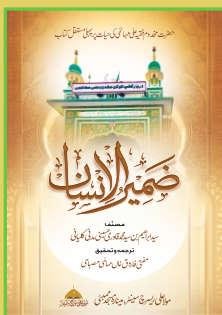
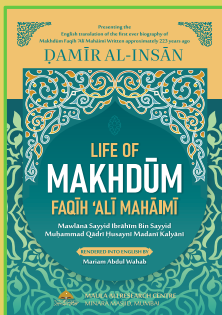
ایسے تھے رسول اللہ ﷺ،

ہم سب کے نبی،

روؤف ورحيم،
كريم وجليم،
شفيق وخبير،
غم گسار وغم خوار،
فريادرس وامدادرس،
محسن انسانيت،
رحمة للعالمين ﷺ !!!



مولاعلیٰ ریسرچ سینٹر کی دیگر کتابیں



مولیٰ عالمی ریسرچ سینٹر